مدنی مذاکرہ (قسط سوم)

ہمارے سوالات اور

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے جوابات

رسالہ نمبر: 67

پانی کے بارے میں اہم معلومات

پیشکش: مجلس مدنی مذاکرہ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

SC1286

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم وحکمت سے معمور **مَدَنی مذاکرات** اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَرِیعے کچھ ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے **مَدَنی مذاکرات** میں مختلف قسم کے مثلاً عقائد واعمال، فضائل ومناقب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اخلاقیات واِسلامی معلومات اور دیگر بہُت سے موضوعات کے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔
امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم وحکمت سے لبریز اِرشادات کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس مَدَنی مذاکرہ** ان مَدَنی مذاکرات کو تحریری گلدستوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس **مَدَنی مذاکرہ** کے تحریری گلدستہ کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد واعمال اور ظاہر وباطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَل

مجلس مدنی مذاکرہ ٦ رجب المرجب ١٤٢٩ھ / 10 جولائی 2008ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پانی کے بارے میں اہم معلومات

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (48 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے
اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **مروی** ہے کہ مَیں نے بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں **عرض کی**: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، مَیں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر **بکثرت دُرُود بھیجتا ہوں** تو میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک بھیجنے کے لئے کتنا وقت مُقَرَّر کرلوں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، میں نے عرض کی: **چوتھائی**۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: **نِصف** (یعنی آدھا)۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: **دو تہائی**۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرلو تو وہ تُمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **میں** (دیگر اَورادو وَظائف میں صَرف ہونے والا) **اپنا تمام وَقت آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجنے کے لئے مُقرَّر کرتا ہوں** تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ یعنی تب تو تمہاری فکروں کو دُور کرنے کے لئے **کافی** اور تمہارے گناہوں کے لئے **کفّارہ** ہو جائے گا۔

(سُنَن تِرمِذی ج٤ ص٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥ دارالفکر بیروت)

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرُود پڑھو
جو حاضِری کی تمنّا ہے تو دُرُود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے

کُھلی رکھی ہوئی بالٹی کے پانی سے وُضُو و غُسْل کرنا کیسا؟

سوال: اگر کئی روز سے پانی کی بالٹی کُھلی رکھی ہوئی ہے تو کیا اس سے وُضُو اور **غُسْل** دُرُست ہے؟

جواب: جی ہاں! پانی پڑے پڑے ناپاک نہیں ہوجاتا اور نہ مَحض شک سے کوئی چیز **ناپاک** ہوتی ہے۔

فُقَہائے کرام رحمہم اللہ السّلام فرماتے ہیں: ”چھوٹا گڑھا کہ جس میں **نَجاست** گِرنے کا خوف ہومگر یقین نہ ہوتو اِس کے بارے میں (یہ) معلوم کرنا (کہ کہیں یہ ناپاک تونہیں؟) اِس پرلازم نہیں لہٰذا اس سے وُضُو کرنا **ترک** نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اِس میں نَجاست پڑ جانے کا یقین نہ ہوجائے۔“ **(اَلْفَتَاوی الْهِنْدِیّة ج۱ ص۲۵ کوئٹہ)**

مُسْتَعْمَل پانی کی تعریف

سوال: مُسْتَعْمَل پانی کسے کہتے ہیں؟

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جواب: میرے آقائے نعمت، اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **مُسْتَعْمَل** پانی کی تعریف یوں اِرشاد فرماتے ہیں: ''**مائے مُسْتَعْمَل** وہ قلیل پانی (دَہ در دَہ یعنی سو ہاتھ / پچیس گز / دوسو پچیس فُٹ، (فتاویٰ مُصطَفَویہ ص۱۳۹) سے کم پانی) ہے جس نے یا تو تَطْہِیرِ نَجاستِ حُکمیّہ سے (یعنی نَجاستِ حُکمیہ کو دُور کرکے) کسی واجِب کو ساقِط (ادا) کیا یعنی اِنسان کے کسی ایسے پارۂ جِسْم (بدن کے حصہ) کو مَس کیا جس کی تَطْہِیر (پاکی) وُضُو یا غُسْل سے بِالْفِعل لازِم تھی یا ظاہِر بَدَن پر اُس کا اِسْتِعْمال خود کارِ ثواب تھا اور اِستِعمال کرنے والے نے اپنے بَدَن پر اُسی اَمرِ ثواب کی نیّت سے اِستِعمال کیا اور یُوں اسقاطِ واجِب تَطْہِیر یا اِقامت قُربت کر کے (یعنی وُضُو یا غُسْل کا واجِب ادا ہونے یا ثواب کی نیّت سے اِسْتِعْمال ہونے کے بعد جیسے وُضُو پر وُضُو کرنا) عُضْو سے جُدا ہوا اگرچِہ ہَنُوز (ابھی تک) کسی جگہ مُسْتَقَر (ٹھہرا) نہ ہو بلکہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رَوانی (بہاؤ) میں ہے۔ (فتاوٰی رَضَوِیّہ مُخَرَّجہ ج ۲ ص ۴۳)

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پانی کے مُستَعمَل ہونے کی پانچ صُورتیں

سوال: پانی کب مُستَعمَل ہوتا ہے؟

جواب: اِس کی کئی صُورَتیں ہیں:

(۱) اگر بے وُضُو شَخْص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخُن یا بَدَن کا کوئی ٹکڑا جو وُضُو میں دھویا جاتا ہو، بقَصْد یا بلا قَصْد (یعنی اِرادے سے یا بغیر اِرادہ)، دَہ دردَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضُو اور غُسْل کے لائق نہ رہا۔ (بَہارِشَرِیعَت حصّہ ۲ ص ۵۵ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

(۲) جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جِسْم کا کوئی بے دُھلا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضُو اور غُسْل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بَدَن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (ایضاً)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۳) **اگر** ہاتھ دُھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیّت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا **وُضُو** کے لئے تو یہ پانی **مُستَعمَل** ہو گیا یعنی وُضُو کے کام کا نہ رہا اور **اس کو پینا بھی مکرُوہ** (تنزیہی) ہے۔ (اَیضاً)

(۴) **چُلّو** میں پانی لینے کے بعد **حَدَث** ہوا (یعنی رِیح وغیرہ خارج ہوئی) وہ چُلّو والا پانی **بے کار** ہو گیا (وُضُو و غُسل میں) کسی عُضْو کے دھونے میں کام نہیں آ سکتا۔ (بَہارِشَرِیعَت حصّہ ۲ ص ۳۲ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

(۵) **مُستَعمَل** پانی اگر اچّھے پانی میں مِل جائے مَثَلاً وُضُو یا غُسل کرتے وقت قَطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچّھا پانی زِیادہ ہے تو یہ **وُضُو** اور **غُسل** کے کام کا ہے وَرنہ سب **بے کار** ہو گیا۔ (اَیضاً ص ۵۶)

دورانِ وُضُو یا غُسل رِیح خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

سوال: اگر دَورانِ وُضُو یا غُسل **رِیح خارج** ہو جائے تو کیا سارے اَعضاء پھر سے دھونے ہوں گے؟

جواب: اگر کوئی وُضو کر رہا ہو اور **رِیح خارج** ہوجائے تو پہلے دُھلے ہوئے اَعضائے وُضو بے دُھلے ہوگئے لہٰذا نئے سِرے سے **وُضو** کرے۔

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "**درمیانِ وُضو** میں اگر رِیح خارِج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضو جاتا ہے تو نئے سِرے سے پھر وُضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہوگئے۔

(بہارِشریعت حصّہ ۲ ص ۳۲ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

مَعذُورِ شرعی کے بارے میں حکم

مَعذُورِ شرعی اس حکم سے مُستَثنٰی ہے یعنی دَورانِ وُضو رِیح کے مَریض کی رِیح خارج ہوگئی یا (پیشاب کے) قَطرے کے مریض کو قَطرہ آگیا تو اس کے اَعضاء بے دُھلے نہ ہوں گے بلکہ صِرف اِنہی اَعضاء کو دھونا ہوگا جو باقی رہ گئے تھے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عَلّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: ''طَہارَت کے دَوران ناقِضِ وُضُو نہ پایا جائے جب کہ وہ شَخْص مَعْذور نہ ہو۔ (یعنی وُضُو کرتے وقت، وُضُو توڑنے والی چیز کے نہ پائے جانے کا حکم اُس شَخْص کے بارے میں ہے جسے عُذْرِ شرعی جیسے رِیح یا قَطْرہ آنے کا مَرَض وغیرہ لاحِق نہ ہو)

(رَدُّالْمُحْتَار ج ۱ ص ۲۰۳ دارالمعرفۃ بیروت)

ہاں دَورانِ غُسْل اگر رِیح خارِج ہوئی تو صِرْف اَعْضائے وُضُو بے دُھلے ہوں گے باقی جو بَدَن دُھل چُکا ہے وہ بے دُھلا نہ ہوگا۔

مُسْتَعْمَل پانی کو وُضُو و غُسْل کے قابِل بنانے کا طریقہ

سوال: مُسْتَعْمَل پانی کو وُضُو اور غُسْل کے قابِل بنانے کا طریقہ بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: اِس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مُسْتَعْمَل پانی میں مُطْلَق پانی (یعنی اچّھا پانی) اس سے زِیادہ مِقْدار میں مِلا دیں تو سارا پانی اچّھا ہوجائے گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پانی ایک طرف سے اس طرح داخِل کیا جائے کہ دوسری طرف سے بہ جائے تو پانی مَحض جاری کرنے سے کام کا ہو جائے گا۔

صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**پانی** میں ہاتھ پڑ گیا یا اَور کسی طرح **مُسْتَعْمَل** ہوگیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچّھا پانی اس سے زِیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اِس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۵٦ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

مُستَعمَل پانی سے نَجاست زائل کرنا کیسا؟

سوال: کیا مُسْتَعْمَل پانی سے نَجاسَت **زائل** کر سکتے ہیں؟

جواب: **مُسْتَعْمَل** پانی ناپاک نہیں ہے، اِس سے **نَجاسَتِ حقیقیہ**[1] زائل کر سکتے ہیں، کپڑے اور برتن وغیرہ بھی دھو سکتے ہیں، اس طرح اس سے بَدَن پر لگی ہوئی نَجاسَت بھی دُور کر سکتے ہیں۔ اَلْبَتَّہ **نَجاسَتِ حُکمیہ**[2] زائل نہیں کر سکتے یعنی اس سے وُضُو و غُسْل نہیں کر سکتے۔ **فُقَہائے کرام** رحمہم اللہ السّلام فرماتے ہیں: ''**مُسْتَعْمَل** پانی سے وُضُو کرنا جائز نہیں اَلْبَتَّہ **صحیح قول** کے مُطابق نَجاستِ حقیقیّہ زائل کر سکتے ہیں کہ **مُطْلَق پانی**

1 **نَجاستِ حَقیقِیّہ:** ایسی گندگی یا غلاظت کو کہتے ہیں جسے شرعاً گندا یا قابلِ نَفرت سمجھا جاتا ہو جیسے خون، پیشاب وغیرہ، پھر ان میں سے جس کا حکم سخت ہو، اُسے ''**نَجاستِ غلیظہ**'' کہتے ہیں جیسے اِنسان اور حرام جانوروں کا پیشاب و پا خانہ اور جس کا حکم ہلکا ہو، اُسے ''**نَجاستِ خفیفہ**'' کہتے ہیں جیسے حلال جانوروں (بکری، گائے وغیرہ) کا پیشاب اور اُڑنے والے حرام پرندوں (چیل، کوّا وغیرہ) کی بیٹ وغیرہ۔

2 **نَجاستِ حُکمِیّہ:** حَدَث کے پائے جانے کی وجہ سے اِنسان کے بعض اَعضاء یا پورے بَدَن میں جو ناپاکی سرایت کر جاتی ہے اسے ''**نَجاستِ حُکمیہ**'' کہتے ہیں، یہ ناپاکی صرف مُطلَق (یعنی اچھے) پانی ہی سے دُور ہو سکتی ہے۔ پھر جو ناپاکی وُضُو کرنے سے دُور ہو جائے اسے ''**حَدَثِ اَصغر**'' (جیسے ریح، پیشاب وغیرہ خارج ہونے کی صُورت میں) اور جو غُسْل کرنے سے دُور ہو اسے ''**حَدَثِ اَکبر**'' کہتے ہیں (جیسے اِحتلام، جماع، حیض و نفاس وغیرہ ہونے کی صُورت میں)۔

بذاتِ خود پاک اور نَجاستِ حُکمیہ کو پاک کرنے والا ہے جبکہ مُقَیَّد پانی (جیسے مُسْتَعْمَل پانی) پاک تو ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔''

(تَبیِینُ الْحَقَائِق ج۱ ص۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

کیا مُسْتَعْمَل پانی پی سکتے ہیں؟

سوال: کیا مُسْتَعْمَل پانی پی بھی سکتے ہیں؟

جواب: فُقَہائے کِرام رحمہم اللہ السّلام نے اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا مکرُوہ لکھا ہے۔ فتاوٰی شامی میں ہے: ''مُسْتَعْمَل پانی پینا اور اس سے آٹا گوندھنا قولِ صحیح کے مطابق مَکرُوہ ہے۔'' (اَلدُّرُّالْمُختار مَع رَدُّ الْمُحتار ج۱ ص۲۷۱ دارالمعرفة بیروت) یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تنزیہی ہے۔

مُونچھیں پست رکھئے!

اِس سے ان لوگوں کو سَبَق حاصل کرنا چاہیے جو بڑی بڑی مُونچھیں رکھنے کے شوقین ہوتے ہیں کہ یہ مُونچھیں پانی کو چُھو کر مُسْتَعْمَل کر دیتی ہیں جس کا پینا مکرُوہ ہے، ہاں مُنہ دُھلا ہوا ہو یا وُضُو کیا ہو تو

حَرَج نہیں۔ **میرے آقا اعلیٰ حضرت** ، امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **لبوں کے بال** بڑھے شخص کے **جھوٹے** کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: ''**اگر اِسے** وُضو نہ تھا اس حالت میں اِس نے پانی پیا اور **لبوں** کے بال پانی کو لگے تو پانی **مُستَعمَل** ہو گیا اور **مُستَعمَل** پانی کا پینا ہمارے اِمام اعظم (ابوحنیفہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **اَصل مَذہَب** میں **حرام** ہے، اِن کے نزدیک وہ پانی ناپاک ہو گیا، خود اس نے جو پیا، ناپاک پیا اور اب جو پئے گا ناپاک پئے گا اور **مَذہَب مُفتیٰ بِہٖ** پر **مُستَعمَل پانی کا پینا مکرُوہ** ہے۔ اس نے جو پیا مکرُوہ پیا اور اب جو بچا ہوا پئے گا مکرُوہ پئے گا۔ ہاں اگر اسے وُضُو تھا یا مُنہ دُھلا تھا تو شرعاً حَرَج نہیں اگرچہ اس کی **مُونچھوں کا دھوون** پینے سے قلب کراہت کرے گا۔''

(فتاوٰی رَضَوِیّہ مُخرّجہ ج ۲۲ ص ۶۰۶ مرکزالاولیاء لاھور)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

مُونچھیں کس قَدْر ہونی چاہئیں؟

لٰہذا صُورتِ مذکورہ میں **بچنے کا طریقہ** یِہی ہے کہ مُونچھوں کو پَست رکھا جائے کہ اَبرو کی مِثْل ہو جائیں اور اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے نیچے نہ لٹکیں۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ''مُونچھوں کو کم کرنا سُنَّت ہے اِتنی کم کرے کہ اَبرو کی مِثْل ہو جائیں (یعنی اِتنی کم ہوں کہ اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے نہ لٹکیں) مُونچھوں کے دونوں کَناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حَرَج نہیں بعض سَلَف کی مُونچھیں اس قسم کی تھیں۔

(اَلْفَتاوی الھِنْدِیّہ ج۵ ص۳۵۸ کوئٹہ)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''لبوں کی نِسبت **حکم** یہ ہے کہ لَبیں پَست کرو کہ نہ ہونے کے قریب ہوں اَلْبَتَّہ مُنڈانا نہ چاہیے، اس میں عُلَماء کو اِختِلاف ہے۔ (فتاوٰی رَضَوِیّہ ج ۲۲ ص۶۰۶ مرکزالاولیاء لاھور)

اَعْضائے وُضُو سے پانی کے قَطْرات مسجد میں نہ ٹپکائیں

سوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ وُضُو کرنے کے بعد چہرہ اور بازوؤں کو ہاتھ ہی

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

سے پُونچھ لیتے ہیں نیز مسجد میں داخِل ہونے سے پہلے پاؤں کو بھی اپنی چادر کے ذریعے خشک کر لیتے ہیں، اس کے بارے میں وضاحت فرما دیجئے۔

جواب: وُضُو کرنے کے بعد چہرے اور بازوؤں کو تولیہ یا کپڑے وغیرہ سے صاف کرنے کی بجائے بسا اوقات ہاتھ ہی سے صاف کر لیتا ہوں کہ قَطرے ٹپکنا موقوف ہوں مگر تری باقی رہے کیوں کہ اَعضائے وُضُو کی تَری بروزِ قِیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ **فُقَہائے کرام** رحمہم اللہ السّلام نے وُضُو کے قَطرات کو مسجد کے فرش پر ٹپکانا **مکروہِ تحریمی** لکھا ہے۔ پاؤں کو چادر سے صاف کر کے اِس لئے مسجد میں جاتا ہوں تاکہ پانی کی تَری سے **مسجد** کا فَرش یا دریاں آلودہ نہ ہوں۔ **صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: ''ہر عُضو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

بُوندیں ٹپکا دیں کہ بَدَن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خُصُوصاً جبکہ مسجد میں جانا ہو کہ **فرشِ مسجد** پر وُضُو کے پانی کے قَطرے گرانا **مکروہِ تحریمی** ہے۔"

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۲۰ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

نیز فرماتے ہیں: "**اَعضائے وُضُو** بلا ضَرورت نہ پُونچھے اور پُونچھے تو بے ضَرورت خشک نہ کرلے۔ قدرے نَمی باقی رہنے دے کہ بروزِ قیامت **پلّۂ حَسَنات** (یعنی نیکیوں کے پلڑے) میں رکھی جائے گی۔" (ایضاً ص ۲۲)

ایک قابلِ توجُّہ بات!

اس سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو نماز کے لئے تیّاری کرنے میں سُستی برتتے ہیں اور جب جماعت قائم ہونے کا وقت ہوتا ہے تو دوڑ کر، جلدی جلدی وُضُو کرتے، **مسجد میں وُضُو کے قَطرے ٹپکاتے**، بھاگتے ہوئے صَف میں شامِل ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات ذِہن میں رہے کہ یہاں صرف مسجد میں وُضُو کے قَطرے ٹپکانے کا ہی

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) نہیں، اس کی اِبتداء نَماز میں سُستی کرنے سے ہوتی ہے کہ اَذان ہو جانے کے بعد بِلا ضَرورت بیٹھے بیٹھے وقت بَرباد کرتے رہتے ہیں پھر نَماز کا وقت ہو جانے پر دوڑ کر جلدی جلدی وُضُو کرتے ہیں ایسی صُورت میں اَعضائے وُضو کے جن حصّوں کا دھونا فرض ہے، بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو وُضُو نہ ہوگا اور جب وضو نہ ہوگا تو نَماز بھی نہ ہوگی۔ پھر جماعت میں شامل ہونے کیلئے مسجد میں اِس طرح دوڑتے ہیں کہ پاؤں کی دھمک کی آواز پیدا ہوتی ہے حالانکہ حدیثِ پاک میں اِس طرح دوڑنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ بسا اَوقات پہلی رکعت سے مَحروم ہو جاتے ہیں، **تکبیرِ اُولیٰ** کی فضیلت تو فوت کر ہی چکے اور سُستیوں کے باعِث بار ہا بعض کئی رَکعات مزید فوت ہو جاتی ہیں بلکہ کئی بار تو معاذ اللہ عزوجل جَماعت تک کی سعادت سے مَحروم ہو جاتے ہیں۔ **کاش!** ہم سب کو اَذان سُن کر، گفتگو اور کام

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کاج روک کراس کا جواب دینے، اِطمینان سے وُضو کر کے مسجد میں جانے، ممکنہ صورت میں **تحیّۃُ الوُضُو** پڑھنے، **سُنَنِ قَبلیہ** ادا کرنے اور پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجَماعت نمازیں ادا کرنے کا جَذبہ نصیب ہو جائے۔ اس جَذبہ کو بیدار کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے سُنَّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرنے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا مَعمُول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب نیک اَعمال کر کے اپنی آخرت سنوارنے کا جَذبہ نصیب ہو گا۔

گنّے کے رَس یا دُودھ سے وُضو نہ ہو گا

سوال: کیا گنّے کے رَس (Juice) یا دُودھ سے وُضو ہو جائے گا؟

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جواب: نہیں ہوگا۔

صَدرُالشَّرِیعه، بَدرُالطَّرِیقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''کسی دَرَخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وُضُو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور اَنار اور تَربُز (تربوز) کا پانی اور گنّے کا پانی (رس)۔''

(بَہارِشَرِیعَت حصّہ ۲ ص ۵٦ مکتبۃالمدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اِسی طرح **دُودھ** سے بھی وُضُو کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اس میں اِتنا پانی مِل گیا کہ **دُودھ** پر غالِب آ گیا تو اب اس سے **وُضُو** کر سکتے ہیں۔ چُنانچِہ **بہارِشریعت** میں ہے: اگر (پانی میں) اِتنا **دُودھ** مِل گیا کہ دُودھ کا رنگ غالِب نہ ہوا تو **وُضُو** جائز ہے ورنہ نہیں۔ **غالب مغلوب کی پہچان** یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ ''پانی'' ہے جس میں کچھ **دُودھ** مِل گیا تو وُضُو جائز ہے اور جب اسے ''لسّی'' کہیں تو **وُضُو** جائز نہیں۔ (اَیضاً ص ۵۱)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

چھوٹے بچّے کا پیشاب ناپاک ہے

سوال: چھوٹے بچے کا **پیشاب** پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: چاہے بچّہ یا بچّی کی عمر ایک دِن یا ایک گھنٹہ ہو بلکہ پیدا ہوتے ہی **پیشاب** کردے، **ناپاک** ہے۔

صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**دُودھ** پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب **نَجاستِ غَلِیظہ** ہے، یہ جو اکثر **عوام** میں **مَشہُور** ہے کہ دُودھ پیتے بچّوں کا **پیشاب پاک** ہے، مَحض **غَلَط** ہے۔ (اَیضاً ص ۱۱۲)

کونسا پانی نابالِغ کی مِلکِیَّت ہوتا ہے؟

سوال: نابالِغ کونسا پانی بھرنے کے بعد اِس کا مالک ہوجاتا ہے؟

جواب: اس مَسئلے کی مُتَعدَّد صُورَتیں ہیں جو میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ **اِمام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے **فَتاوٰی رَضَوِیَّہ مُخَرَّجہ** جلد 2 کے رسالہ ''**عَطَاءُ النَّبِیّ** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)'' میں تَفصِیل سے ذکر فرمائی ہیں ان میں سے ایک صُورت یہ ہے کہ وُہ پانی جو کسی کی مِلک نہ ہو اور سب کے لئے مُباح ہو یعنی سب کو بھرنے کی اِجازت ہو تو نابالِغ ایسا پانی بھرنے سے اس کا مالک ہو جائے گا۔ مَثَلاً مسجِد کا پانی جو کہ فی نفسہٖ وَقف نہ ہو جیسے مسجد میں سرکارِی نَل کے ذَرِیعے آنے والا پانی، زمین کا پانی نیز سرکاری نَل، سرکاری نَہر یا تالاب، دریاؤں، جھیلوں، برساتی نالوں کا پانی مُباح غیر مَمْلُوک ہے یعنی یہ پانی سب کے لئے مُباح (جائز) ہے، کسی اور کی مِلک نہیں۔ لہٰذا جو بھی اوّل بار اس پانی کو بھر لے یا قبضے میں لے لے تو یہ پانی اِسی کی مِلک ہو جائے گا۔

(ماخوذ از فتاوٰی رَضَوِیّہ مُخَرَّجہ ج ۲ ص ۴۹۴۔۴۹۵ مرکز الاولیاء لاہور)

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نابالِغ کس پانی کا مالِک نہیں ہوتا؟

سوال: نابالِغ کس پانی کا بھرنے کے بعد بھی مالِک نہیں ہوتا؟

جواب: اس کی بھی کئی صُورتیں ہیں اِن میں سے عُموماً جو صُورت پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسا **پانی** جو کسی کی مِلک ہو اگرچہ مالِک لوگوں کے لئے اس کا اِسْتِعْمال جائز بھی کردے، تب بھی کوئی دوسرا خواہ بالِغ ہو یا نابالِغ ، اس پانی کا مالِک نہیں ہوسکتا اور نہ مالِک کی اِجازت کے بغیر کہیں لے جاسکتا ہے۔ مَثَلاً میزبان نے مہمانوں کے لئے جگ یا واٹر کولر میں بَھر وا کر رکھا یا کسی نے سبیل یا سَقایہ کا پانی خود بھرایا اپنے مال سے بھروایا ایسا پانی لوگوں کیلئے مُباح مَمْلُوک[1] کہلاتا ہے کہ اس کا پینا جائز ہے مگر بِلا اجازتِ مالک لیکر جانا جائز نہیں۔ نیز اس پانی کو بالغ بھرے یا نابالغ ، حکم میں کچھ فرق نہ پڑے گا کہ پانی لینے والا اس کا مالِک ہی نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از فتاوٰی رَضَوِیّہ مخرّجہ ج ۲ ص ۴۹۵ ـ ۵۳۰)

مــدینہ

[1] جو شے کسی کی مِلک ہو البتّہ دوسروں کو اِستِعمال کی اِجازت ہو۔

نابالغ سے پانی بھروانا کیسا؟

سوال: نابالِغ سے پانی بھروانا کیسا ہے؟ کیا اُستاد اس سے پانی بھروا سکتا ہے؟

جواب: والِدَین یا سیٹھ جس کا یہ مُلازِم ہے، کے سوا کسی کے لئے نابالغ سے پانی بھروانا جائز نہیں اور نابالِغ کا بھرا ہوا پانی جو کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے کسی اور کیلئے اس کو اِستِعمال میں لانا جائز نہیں۔ (سیٹھ بھی صرف اجارے کے اوقات ہی میں بھروا سکتا ہے) اُستاد کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ نابالِغ شاگرد سے پانی نہیں بھروا سکتا نیز اس کے بھرے ہوئے کو کام میں بھی نہیں لا سکتا۔ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**نابالغ** کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضُو یا غُسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں، اگرچہ وُہ (نابالِغ) اِجازت بھی دے دے، اگر وُضُو کر لیا تو وُضُو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا، یہاں سے مُعَلِّمِین (یعنی اَساتِذہ) کو سَبَق لینا چاہیے کہ اکثر

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص۵٦ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

نابالِغ خوشی سے پانی بھر دے تو لیناکیسا؟

سوال: نابالِغ اگر اپنی **خوشی** سے پانی بھر کر کسی کو وُضُو کے لئے دے، تو لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نابالِغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے تو نابالِغ اپنی مِلک کو ھِبَہ نہیں کر سکتا (تحفۃً نہیں دے سکتا) حتّٰی کہ اپنی خوشی سے کسی کو دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا۔ **ہاں** والِدَین یا جس کا وہ نوکر ہے اُس سے پانی بھروا سکتے ہیں۔ **صدرالشریعہ، بدرالطریقہ** مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: ''والِدَین کے سِوا دوسرے کسی کو بچوں سے مُفت پانی بھروانا جائز نہیں، نہ وُضُو کیلئے، نہ اور کسی کام کیلئے کہ کنویں کا پانی جس نے بھرا اس کی مِلک ہو جاتا ہے۔ لٰہذا بچّہ مالِک ہو گیا اور بچّہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اپنی مِلک کو ہِبہ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اگر دوسرے کو **اپنی خوشی سے** دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر بچّہ اُس کا نوکر ہے اور نوکری کے وقت میں پانی بھرا یا، بِہِشتِی (پانی بھرنے والے) کے لڑکے کہ پانی بھرنے کے لئے ماہوار پر رکھے جاتے ہیں، ان کا بھرا ہوا پانی اُس شخص کی مِلک ہوگا جس کا نوکر ہے۔

(فتاوٰی اَمجَدِیّہ ج۱ ص۱۰ مکتبہ رضویہ بابُ المدینہ کراچی)

نابالغ کا تحفہ

سوال: کیا نابالغ اپنی کوئی چیز مَثَلاً ٹافی یا بسکٹ بخوشی کسی اسلامی بھائی کو تحفے میں دے تو قبول کرنا جائز ہے؟

جواب: قبول کرنا جائز نہیں۔

وَسْوَسۂ شَیْطان سے بچنے کا آسان ترین عمل

سوال: شیطان کے وَسوَسوں سے بچنے کا آسان ترین عمل کیا ہے؟

جواب: **وَسوَسُوں** سے نَجات پانے کا **آسان ترین عمل** یہ ہے کہ ان کی طرف بالکل اِلتِفات (تَوَجُّہ) نہ کرے اور **اللّٰہُ قُدُّوس** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہوئے اپنے کام میں مگن رہے جیسا کہ **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے قرانِ مجید میں نُور کے پیکر، تمام **نبیوں** کے سَروَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرمایا:

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تم عرض کرو، اے میرے رب تیری پناہ شیطان کے **وَسوَسوں** سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(پ۱۸ المؤمنون ۹۷۔۹۸)

شیطان لعین ومردود اِنسان کا اَزَلی دشمن ہے جو اوَّل تو اِنسان کو **نیک کام** کرنے ہی نہیں دیتا لیکن اگر بندہ **توفیقِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ سے ہمت کر کے شروع کر دے **تو** وَسوَسوں کے ذَرِیعے حملہ آور ہو کر اسے **اللّٰہُ** رَبُّ العِزّت اور رسُولِ **رحمت** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اِطاعت سے روکنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ بندہ جُوں جُوں ربّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی **اِطاعت** میں آگے بڑھتا ہے، **سُنّتوں پر عمل** پیرا ہوتا ہے اسی قدَر شیطان کی **مخالَفت وعدَاوت** بھی زور پکڑتی جاتی ہے اور وہ ہَمہ اَقسام کے **مکر وفریب** کے جال بچھاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بندہ بسا اَوقات جَہالت کی بنا پر اس کے وَسْوَسوں کا شکار ہو کر **نیکی** اور **بَھلائی** کے کام سے رُک جاتا ہے اور یوں شیطان اپنے **مَقْصَد** میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسے مواقِع پر اِن وساوِس پر بالکل توَجُّہ نہ دی جائے اور نہ ہی اِن پر عمل کیا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ان وساوِس کا علاج یُوں بیان فرماتے ہیں: ''وَسْوَسَہ کی نہ سُننا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کے خِلاف کرنا بھی علاجِ وَسْوَسَہ ہے۔ اس بَلائے عظیم (یعنی شیطان) کی عادت ہے کہ جس قدَر اس (یعنی وَسْوَسے) پر عمل ہو اُسی قدَر بڑھے اور جب قَصْداً اس (کے ڈالے ہوئے وَسْوَسے) کا

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

خلاف کیا جائے تو بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی تھوڑی مُدَّت میں بالکل دَفْع ہوجائے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وَسْوَسہ اس پر کارگر ہوتا ہے، سب سے زیادہ اُسی کے پیچھے پڑتا ہے۔" (فتاوٰی رَضَوِیّہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۱ مرکزالاولیاء لاھور)

وَسْوَسہ اور اِلہام میں فرق

سوال: وَسْوَسہ اور اِلہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: بُرے خیالات کو **وَسْوَسہ** اور اچّھے خیالات کو **اِلْھَام** کہتے ہیں۔ وَسْوَسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جب کہ **اِلہام** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے۔ **اللہ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے ہر اِنسان کے دل پر ایک فِرِشتہ مقرّر کیا ہوا ہے جو اسے نیکیوں کی طرف بُلاتا ہے اسے **مُلْھِم** کہتے ہیں اور اس کی دعوت کو **اِلْھَام** کہتے ہیں۔ اس کے مُقابَلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دل پر ایک **شیطان** مُسَلَّط کر دیا گیا ہے جو بُرائی کی طرف

بلاتا ہے۔اس شیطان کو **وَسْوَاس** کہتے ہیں اوراس کی دعوت کو **وَسْوَسَہ** کہتے ہیں۔ **مِرقَاۃ** اور **اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات** میں ہے کہ جُوں ہی کسی اِنسان کا بچّہ پیدا ہوتا ہے اُسی وقت اِبلیس کے ہاں بھی بچّہ پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں **ھَمْزَاد** اور عَرَبی میں **وَسْوَاس** کہتے ہیں۔

(مِرْاٰةُ الْمَنَاجِيْح ج ۱ ص ۸۱ تا ۸۳ مُلَخَّصًا ضیاء القرآن مرکزالاولیاء لاھور)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں وسوسے

سوال: شیطان **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں وسوسے ڈالے تو کیا کریں؟

جواب: **شیطان** صرف طَہارَت اور نَماز کے بارے میں ہمیں **وساوِس** میں مبتَلا کرنے پر اِکتِفاء نہیں کرتا بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بھی وَسْوَسے ڈالتا ہے۔تاجدارِرسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مَخْزنِ جُودوسخاوت پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس **وَسْوَسۂ شیطانی** سے ہمیں آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:"

تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ **فُلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فُلاں کس نے؟** یہاں تک کہ وہ کہتا ہے تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کس نے پیدا کیا؟ جب اس حد تک پہنچے تو "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ" پڑھ لو اور اس سے **باز رہو۔**"

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی ج۲ص۳۹۹حدیث ۳۲۷۶دارالکتب العلمیة بیروت)

یعنی اس کا جواب سوچنے کی کوشش بھی مت کرو وَرْنہ شیطان سُوال پر سُوال کرتا جائے گا۔ بس اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اسے بھگا دو۔ **اللّٰہُ** تبارَکَ وَتعالٰی نے قراٰن پاک میں فرمایا:

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۲۰۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے سُننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کونچہ (وَسْوَسہ) دے تو **اللّٰہ** کی پناہ مانگ، بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

(پ۹ الاعراف ۲۰۰)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

امام رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اور شیطان

مَنْقُول ہے کہ امام فخر الدِّین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے نَزْع کا وقت جب قریب آیا تو آپ کے پاس شیطان حاضِر ہوا کیونکہ اُس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس بندے کا **اِیمان سَلب** ہو جائے۔ اگر اس وقت وہ **اِیمان** سے پِھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عمر مُناظِروں، بحثوں میں گزاری خدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی پہچانا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بے شک خدا عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ **شیطان بولا:** اس پر کیا دلیل؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک دلیل پیش کی۔ **شیطان خبیث** مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دوسری دلیل قائم کی، اس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرتِ امام رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قائم کیں مگر اس لعین نے سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سخت **پریشانی**

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں اور نہایت مایوس۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر حضرت شیخ نجم الدّین کُبرٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں دور دراز مقام پر وُضُو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِمام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا عَزَّوَجَلَّ کو بے دلیل ایک مانا۔ (اَلْمَلْفُوظ حصّہ ٤ ص ٣٨٩ فرید بک سٹال مرکزالاولیاء لاھور)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس واقِعہ سے معلوم ہوا وساوِس سے نَجات اور خَاتِمَہ بِالْخَیر کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل[1] کے ہاتھ میں ہاتھ

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** رضوی دامت برکاتہم العالیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی برکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللّٰہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے احکام اور اس کے پیارے حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مدنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لئے ان سے بَیعت ہو جایئے۔ اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مجلس مَدَنی مُذاکَرہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دے دینا بھی ہے کہ **مُرشِد کی باطِنی توجُّہ** سے بھی **وَسوَسہ شیطانی** رَفع دَفع ہوجاتا ہے حتّٰی کہ **خاتِمہ بِالْخَیر** نصیب ہوجاتا ہے وَرنہ شیطان لعین جان کَنی کے عالم میں وساوِس کے ہتھکنڈے اِستِعمال کرکے مسلمان کے **اِیمان کو برباد** کرنے کی بھرپُور کوشش کرتا ہے۔

اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو **اِیمان وعافیت** کے ساتھ موت نصیب فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مسلماں ہے **عطّار** تیری عطا سے
ہو اِیمان پر خاتِمہ یاالٰہی!

نابالِغ کا اَذان دینا کیسا؟

سوال: کیا نابالغ بچّہ اَذان دے سکتا ہے؟

جواب: اگر سمجھدار ہوچکا ہے تو دے سکتا ہے جیسا کہ دُرِّمُختار میں ہے: ''**سمجھ والا**

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے

بچّہ اور غلام اور اَندھے اور وَلَدُالزِّنَا اور بے وُضو کی اَذان صحیح ہے۔''

(اَلدُّرُّالْمُختاروَرَدُّالْمُحتارج ۲ ص ۷۳ دارالمعرفة بیروت)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ''سمجھدار بچے کی اَذان بلا کراہت دُرُست ہے مگر بالغ کی اَذان افضل ہے اور اگر ناسمجھ بچے نے اَذان کہی تو جائز نہ ہوگی بلکہ اِعادہ کیا جائے گا۔'' (اَلْفَتَاوی الْھِنْدِیّة ج ۱ ص ۵٤ کوئٹه)

نابالغ حافِظ کے تراویح پڑھانے کا حکم

سوال: کیا **سمجھدار** اور حافظِ نابالغ بچّہ **تراویح** پڑھا سکتا ہے؟

جواب: **فرض** نماز ہو، تَراویح ہو یا کوئی **نَفْل** نماز، نابالِغ صِرف **نابالِغوں** ہی کی اِمامت کرسکتا ہے۔ **بالِغین** نے **نابالِغ** کی اِقتِدا کی تو جائز نہ ہوگی۔ فتاوٰی عالمگیری میں ھِدَایَہ، مُحِیط اور بَحر کے حوالے سے ہے: ''کسی بھی نماز میں **نابالِغ** کے پیچھے بالِغین کی نماز جائز نہیں۔''

(اَلْفَتَاوی الْھِنْدِیّة ج ۱ ص ۸۵ کوئٹه)

نَفْل نماز فاسِد ہو جائے تو کیا کرے؟

سوال: **نَفْل** نماز شروع کر دی پھر کسی وجہ سے **فاسِد** ہو گئی تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: **دُرِّمُختار** میں ہے: "**نفل نماز** قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا **قضا** پڑھنی ہوگی اور اگر قَصْدًا (جان بوجھ کر) شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فَرض پڑھنا ہے اور فَرض کی نیّت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ **نَفْل** ہے اور توڑ دینے سے **قضا واجِب نہیں** بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نَماز کو پڑھنا اِختیار کیا تو (اب) توڑ دینے سے **قضا واجِب ہوگی**۔"

(اَلدُّرُّالمُختار ج ۲ ص ۵۷۴ تا ۵۷۶ دارالمعرفة بیروت)

قضا نمازیں ذِمّے ہوں تو نوافِل پڑھنا کیسا؟

سوال: جس کے ذِمّہ **قضا نمازیں** ہوں کیا اُس کے نوافِل **مقبول** ہیں؟

جواب: جب تک کسی شخص کے ذِمّہ فرض باقی رہتا ہے، اس کا کوئی **نَفْل قَبول**

نہیں کیا جاتا۔جیسا کہ **میرے آقائے نعمت** ،اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت ،مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنی شہرۂ آفاق کتاب فتاوٰی رضویہ شریف مُخرَّجہ جلد 10 صَفْحہ 179 پر نَقْل فرماتے ہیں کہ جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نَزْع کا وقت ہوا اَمیرُ الْمُؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بُلا کر فرمایا: **اے عمر**! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور جان لو کہ **اللہ** تعالٰی کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دِن میں کرو تو مَقْبول نہ ہوں گے اور خبردار رہو کہ **کوئی نَفْل قَبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔**

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء لِاَبِی نُعَیم ج۱ ص۷۱ حدیث ۸۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حُضُورِپُرنور سیِّدُنا غوثِ اعظم مولائے اَکرم حضرتِ شیخ مُحیُّ المِلَّۃ

والدِّین ابومحمد عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی اپنی کتاب مُستَطاب "**فُتُوحُ الْغَیب**" میں ایسے شَخْص کی مثال جو فرض چھوڑ کر نَفْل بجالائے یُوں بیان فرماتے ہیں: اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شَخْص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بُلائے یہ وہاں تو حاضِر نہ ہوا اور اس کے غُلام کی خدمت گاری میں موجُود رہے۔ **نیز فرماتے ہیں: اگر فرض چھوڑ کر سُنَّت و نَفْل میں مَشْغُول ہوگا، یہ قَبول نہ ہوں گے اور خَوار (ذلیل) کیا جائے گا۔**

(فُتُوحُ الْغَیب (مُتَرجَم) ص ۱۱۵ صفہ اکیڈمی مرکز الاولیاء لاھور)

حضرتِ شیخُ الشیوخ اِمام شہابُ الْمِلّۃ والدِّین سُہروردی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیز "**عوارِف شریف**" میں حضرتِ خواص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نَقْل فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہُنچی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کوئی نَفْل قَبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فَرْض ادا کیا جائے۔** **اللہ** تعالٰی ایسے لوگوں

سے فرماتا ہے: کہاوت تمہاری، بَدْ بندہ (اُس بُرے شخص) کی مانند ہے جو قَرض ادا کرنے سے پہلے تُحْفَہ پیش کرے۔

(عَوَارِفُ الْمَعارِف ص ۱۹۱ دارالکتب العلمیة بیروت)

میرے آقا اعلٰی حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جب تک فَرض ذِمَّہ پر باقی رہتا ہے کوئی **نَفْل قبول** نہیں کیا جاتا۔

(اَلْمَلْفُوْظ حصّہ اوّل ص ۷۰ فرید بک سٹال مرکزالاولیاء لاہور)

ہاں! جب وہ بندہ اپنے ذِمّہ باقی تمام فرائض سے بَری ہوجاتا ہے تو بارگاہِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید ہے کہ اس کے نوافل بھی مَقْبول ہوجائیں گے کہ قبولیّتِ نوافل میں جو چیز رُکاوٹ تھی، زائل ہوگئی۔

جیسا کہ سرکارِ اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مزید فرماتے ہیں: ''اِن سب کی بھی مَقْبولی کی اُمید ہوگی کہ

جس جُرم کے باعِث یہ قابلِ قَبول نہ تھے، جب وہ زائل ہو گیا تو اِنہیں بھی باذنِ اللہ تعالٰی شرفِ قَبول حاصل ہو گیا۔''

(فتاوٰی رَضَوِیّہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۱۸۲ مرکزالاولیاء لاهور)

ایک مَدَنی اِلتجا

اس لئے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی نمازیں فوت ہوئی ہیں تو نوافل کی جگہ بھی فوت شُدہ نمازیں ہی پڑھیئے تا کہ جس قَدَر جلد مُمکِن ہو اپنے ذِمّہ باقی فرائض سے سَبُکدوش ہو سکیں کہ **قضا نمازیں نوافل سے زیادہ اَہم ہیں۔**

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: ''**قضا نمازیں نوافِل سے اَہَم ہیں** یعنی جس وقت نَفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بَرِیُٔ الذِّمَّہ ہو جائے اَلْبَتّہ تراویح اور بارہ رکعتیں (فجر کی

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

2 سنتیں، ظہر کی 6 سنتیں، مغرب کی 2 سنتیں، عشاء کی 2 سنتیں) **سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ** نہ چھوڑے۔ (بہارِشریعت حصّہ ٤ ص ٥٥ مکتبة المدینه بابُ المدینه کراچی)

خلیلِ ملّت حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ الباقی اسی کے تحت فرماتے ہیں: ''اور لَو لگائے رکھے کہ مولا عَزَّوَجَلَّ اپنے کرمِ خاص سے **قضا نمازوں** کے ضِمن میں ان **نوافل** کا ثواب بھی اپنے خزائنِ غیب سے عطا فرمادے، جن کے اَوقات میں یہ **قضا نمازیں** پڑھی گئیں۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

(سُنّی بِہشتی زِیوَر ص ٢٤٠ فریدبک سٹال مرکزالاولیاء لاھور)

سبز چپل پہننا کیسا؟

سوال: سبز چپل پہننا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جائز ہے۔ اَلْبَتّہ سبز سبز گنبد کی نِسبت کا خیال کرتے ہوئے کوئی اَدَباً نہ پہنے تو خوب۔ مجھے تو سبز **W.C**، سبز بَیسن نیز اِستنجا خانہ میں اگر سبز

لوٹا ہو تو اُسے اِستِعمال کرنے کو دِل نہیں کرتا بلکہ **سبز چادر**، سبز کارپٹ، سبز گھاس وغیرہ پر بیٹھنا یا اِن پر چلنا اَلْغَرَض سبز رنگ کو قدموں تلے روندنا بھی میرے دِل پر گِراں گزرتا ہے اگرچہ بارہا مجبوری ہوتی ہے اور بچنا دُشوار، **تاہَم سبز رنگ کا اَدَب دِل میں ہونا، مَحض سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سبز گنبد شریف کی نِسبَت کے سَبَب ہے** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم بالائے کرم ہوگا۔[1]

اے عشق تِرے صدقے جلنے سے چُھٹے سَستے

جو آگ بُجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

پیلے رنگ کا جُوتا پہننے کی فضیلت

مـــــــــــــدینہ

[1] یہ سب **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ نے سبز سبز گنبد کی نِسبَت کے سَبَب فرمایا ہے ورنہ سبزہ زار میں ٹہلنا اس پر بیٹھنا نیز مذکورہ سبز اَشیاء کا اِستِعمال بِلا کراہت جائز ہے۔ **مجلس مَدَنی مذاکرہ**

سوال: آپ پیلے رنگ کا ہی جُوتا کیوں اِستِعمال فرماتے ہیں جبکہ سیاہ رنگ کے جُوتے سے منع فرماتے ہیں؟

جواب: **پیلے رنگ** کا جُوتا اِستِعمال کرنے میں حِکمت ہے کہ اس سے غَموں میں کمی واقع ہوتی ہے جبکہ **سیاہ** جُوتے غم کا باعِث ہوتے ہیں۔

اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈَہڈَہاتی[1] دیکھنے والوں کوخوشی دیتی۔ (پ ١ البقرة ٦٩)

[1] ڈہڈہاتی رنگ یعنی بَہُت شوخ اوربھڑکیلا رنگ۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

تفسیرِ رُوحُ المعانی میں اس آیت کے تحت ہے: ''جمہور مُفسِّرِین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اس جانب اِشارہ فرماتے ہیں کہ زرد (یعنی پیلا) رنگ خُوشنُما رنگوں میں سے ہے۔ اِسی بِنا پر حضرتِ سیِّدُ نامولیٰ مُشکلکُشا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم **زَرد رنگ** کے **جُوتے پہننے** کی ترغیب دلاتے اور فرماتے: **مَنْ لَّبِسَ نَعْلًا اَصْفَرَ قَلَّ هَمُّه** یعنی جس نے پیلے رنگ کا جُوتا پہنا اُس کے غم کم ہوں گے۔

(رُوحُ الْمَعَانی ج۱ ص۳۹۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن زبیر اور یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے **سیاہ جُوتے** پہننے سے منع فرمایا کیوں کہ یہ غَم کا باعِث ہوتے ہیں۔

(تَفْسِیرِقُرْطَبِی ج۱ ص ۳۶۳ دارالفکربیروت)

میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''سیاہ جُوتا رنج

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

اور زرد خوشی لاتا ہے۔"

(حَیاتِ اَعلیٰ حَضرَت ج۳ ص۹۷ مکتبة المدینه بابُ المدینه کراچی)

یاد رہے کہ سیاہ جُوتے کے اِستِعمال سے منع فرمانے کا یہ **مطلب** ہرگز نہیں کہ سیاہ جُوتے کا اِستِعمال **ناجائز وحرام** ہے۔ اِستِعمال کرسکتے ہیں مگر اِجتِناب کرنا (یعنی بچنا) مُناسِب **معلوم** ہوتا ہے۔

کالے موزے پہننا

سوال: تو کیا کالے موزے بھی نہ پہنے جائیں؟

جواب: کالے موزے اور کالے جوتے میں فرق ہے۔ فتاویٰ دیداریہ جلد اول ص 665 پر ہے: فرعون کے موزے سرخ رنگ کے تھے، ہامان کے موزے سفید رنگ کے تھے اور **سیاہ رنگ** کے موزے علماء کے موزے ہوتے ہیں۔

(فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۳٤)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

چائے وغیرہ میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

سوال: اگر چائے کے کپ میں مکّھی گِر جائے تو کیا چائے پھینک دیں؟

جواب: ہرگز نہ پھینکئے بلکہ حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے **مکھی** کو باہَر پھینک دیجئے اور **چائے** کو اِستِعمال میں لائیے۔**حدیثِ پاک** میں طبیبوں کے طبیب، **اللّٰہُ** مُجیب عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا اِرشادِ مُشکبار ہے: ''جب کھانے میں **مکھی** گِر جائے تو اُسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں **شِفا** ہے اور دوسرے میں **بیماری**، کھانے میں گرتے وقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے **لِہٰذا پُورا ہی غوطہ دیدو۔**

(سُنَن اَبُو دَاوٗد ج۳ ص ۵۱۱ حدیث ۳۸۴۴ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس فرمانِ عالیشان سے معلوم ہو رہا ہے کہ مکھی نَجِس (ناپاک) نہیں، پاک ہے۔ چونکہ اس میں بہتا ہوا خون نہیں اسلئے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پانی، دودھ، شوربے وغیرہ میں ڈوب کر مر جانا اسے **نجس** (ناپاک) نہیں کرتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف یہ احتمال کہ شاید مکّھی نَجاست پر بیٹھ کر آئی ہو، شاید اِس پر گندگی لگی ہو اسلئے یہ شوربا ناپاک ہو گیا ہو، مُعتبر نہیں کہ شریعت **ظاہر** پر ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) حدیث بالکل ظاہری معنیٰ میں ہے، کسی تاویل وتوجیہ کی ضرورت نہیں۔ **اللہ** تعالیٰ نے بَہُت سے جانوروں میں زہر وتریاق (علاج) جمع فرمایا دیا ہے، شہد کی مکھی کے منہ سے شہد نکلتا ہے جو بیماریوں کی شِفا ہے اور اس کے ڈنگ سے زَہر نکلتا ہے جو بیماری ہے، بچّھو کے ڈنگ میں زہر ہے اور خود بچّھو کے جسم کی راکھ زہر کا علاج ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ مکھی پہلے زہریلا بازو ڈالتی ہے۔ تم دوسرے بازو کو غوطہ دے کر پھینکو۔ زہریلا بازو پہلے ڈالنا اس کی فطری بات ہے۔ دیکھو چیونٹی کو ربِّ عَزَّوَجَلَّ نے کیسی کیسی باتیں سکھا دی ہیں۔ گندُم جمع کرتی ہے، اگر بھیگی گندم ہو تو

اُسے خشک کرتی ہے پھر ایسے طریقہ پر رکھتی ہے کہ آئندہ نہ بھیگ سکے، دو ٹکڑے کاٹ کر رکھتی ہے تا کہ اُگ نہ جائے، دھنیہ کو نہیں کاٹتی کہ وہ ثابت بھی نہیں اُگتا۔ پاک ہے وہ رب عَزَّوَجَلَّ بے نیاز جس نے بے عقل جانوروں کو یہ عقل بخشی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حُضور پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وسلّم ہر مخلوق کی خاصیّت سے خبردار ہیں، حاکم بھی ہیں، حکیم بھی ہیں۔ (مِرْاٰةُ الْمَناجِيْح ج۵ ص ٦٦٤ ملخّصاً ضیاء القرآن مرکزالاولیاء لاھور)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پانی، دُودھ، سالن یا کسی کھانے کی چیز میں مکھی گر جائے تو غوطہ دے کر اسے باہَر پھینک دیجئے اور استِعمال میں لے آیئے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: ''**مکھی** سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے **غوطہ** دے کر **پھینک** دیں اور **سالن** کو کام میں لائیں۔''

(بہارِشریعت حصّہ۲ ص ۶۰ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اعلمُ وَرَسُولُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَل وَصَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

۷۸۶ فہرس ۹۲

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جزاکَ اللہ خیراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "مکتبہ رسائل کے" مدنی بستے لگوایئے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت**، **نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045 | حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 2620122

لاہور: دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679 | ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192

سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625 | راولپنڈی: اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665

کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ 058610-37212